اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہل بیت کے متعلق

اطلاع

ڈلہوزی ۱۷ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل تمام دن ناساز رہی۔ آج صبح بھی اچھی نہیں۔ کل بوقت صبح حضور کو گردے کے مقام پر تیز درد اٹھا۔ حضور نے بہت ضبط سے کام لیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑی دیر بعد درد رفع ہو گیا۔ باوجود ناسازی طبع حضور ظہر سے عشاء تک ترجمۂ قرآن کریم کے کام میں مصروف رہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو کل پھر ضعف کی شکایت ہو گئی۔ اور صبح کے وقت قے بھی آئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔ حضور کے اہل بیت اور دیگر صاحبزادگان بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔ خاکسار حشمت اللہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ جولائی۔ حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سر درد اور ضعف ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری لائل پور بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کو سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں

"بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس واسطے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ یہ مشکل ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے۔ جو بے مثل اور بے مانند ہے۔ اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے۔ کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا۔ تو پھر اب کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے" (بدر ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

عورتوں کو نصیحت کرنے کی تاکید

۳۰ جون ۱۹۰۳ء چند لوگوں نے بیعت کی ان کو حضور نے جو ہدایات دیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ: "اپنی عورتوں کو نصیحتیں کرو" (البدر ۳ جولائی ۱۹۰۳ء)

اسلام میں صالح عورتیں

"کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں اسلامی عورتیں صالحات میں نہ ہوں۔ گو تھوڑی بھی ہوں۔ مگر ہونگی ضرور" (البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

ایک پاک ارادہ

احباب جماعت کو اپنے قلوب میں تبدیلی پیدا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "کشتی نوح میں میں نے بہت کچھ لکھا تھا اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو پھر کسی دوسرے موقعہ پر لکھا جائیگا۔ اتنا لکھنا بھی کافی ہے" (البدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں اپنا نام لکھواؤ

"خدا تعالیٰ صورت نہیں دیکھتی۔ اس نے دل دیکھنا ہے مگر لوگ تو ظاہر دیکھتے ہیں۔ اور جس شخص کا نام رجسٹر بیعت میں ہے اسے جماعت میں خیال کرتے ہیں۔ وہ تو رجسٹر میں صرف نام دیکھیں گے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں نام نہیں ہے۔ تو ہم کیا کر سکیں گے۔ خدا نے ترقی کا موقعہ خوب دیا ہے۔ نفس کو لگام دینے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسا وقت ہو سکتا ہے۔ اس وقت سے غافل نہ رہنا چاہیئے اور محنت کرنی چاہیئے۔" (البدر مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ہر شخص کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے

"ہماری جماعت کا صرف دعوے ہی دعوے نہ ہو۔ کہ وہ اس دعویٰ بیعت پر نازاں رہیں۔ بلکہ ان کو اپنے اندر تبدیلی کرنی چاہیئے دیکھو طاعون کئی بار موسےٰ علیہ السلام کے لشکر پر پڑی اور دشمن تو خوش ہوتے ہوں گے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام کو کس قدر شرمساری ہوئی لکھا ہے۔ کہ بلعم کی بد دعا کی وجہ سے ۷۰ ہزار وبا سے مر گئے تھے اگرچہ اور لوگ بھی گنہگار تھے۔ مگر موسےٰ کی قوم اس وقت بدی کی ذمہ وار تھی۔ بہت کم لوگ ہیں۔ جو کہ دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اگر ایک پاخانہ میں سے پاخانہ تو اٹھا دیا جائے۔ مگر اس کے چند ایک ریزے باقی رہیں۔ تو کیا کسی کا دل گوارا کرتا ہے کہ اس میں روٹی کھاتے۔ اسی طرح اگر پاخانہ کے ریزے دل میں ہوں تو رحمت کے فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے" (البدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

مغربی سیاسیات میں آثار چڑھاؤ

کیا ڈینزگ جرمنی کے حوالہ کر دیا جائیگا

لنڈن سے ۱۶ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جو سلطنتیں معاہدہ میونخ میں شریک تھیں۔ ان کی طرف سے پولینڈ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ کہ وہ ڈینزگ کے بارہ میں جرمن سے سمجھوتہ کرے۔ اور اس سوال کو دنیا کے امن وامان کی تباہی کا موجب نہ بننے دے برطانوی سفیر سر نیول ہینڈرسن اپنی حکومت کی طرف سے بعض تجاویز لے کر برلن گئے ہیں معاہدہ میونخ سے قبل بھی آپ ہی بعض تجاویز لے کر گئے تھے۔ ان میں معاہدہ میونخ کے اصول پر ہی پولینڈ کے ساتھ براہ راست گفت وشنید کرنے کی ہٹلر کو تحریک کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی جارحانہ اقدامات کے خلاف انتباہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پولینڈ کی فوجیں اور عوام جرمن کے ساتھ کسی قسم کے سمجھوتہ کے خواہاں نہیں ہیں لیکن وزیر اعظم اور وزیر خارجہ چیکوسلواکیہ کے سابق صدر ڈاکٹر بینس کی طرح اس کے حق میں ہیں۔ اور نازیوں کے حامی معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ امکان بڑھ رہا ہے کہ جنگ نہیں ہوگی۔ ڈینزگ آسانی سے جرمن کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اور غالباً پولینڈ کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو چیکوسلواکیہ کا ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گفتگو ئے مصالحت عنقریب شروع ہو جائے گی۔ اور بنیادی اصول وہی ہونگے۔ جو معاہدہ میونخ کے تھے۔ پولینڈ کی تجارت اور ملکیت کے متعلق اس کے جملہ حقوق کے تحفظ کا یقین دلائے جانے کے بعد ڈینزگ کو جرمنی کی مملکت میں شامل کر دیا جائے گا۔ اور کوریڈ کے پار جرمنی کی موٹر روڈ پولینڈ کے زیر انتظام آ جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ روس کے ساتھ برطانوی معاہدہ کے امکانات اب قریباً ختم ہو چکے ہیں۔ برطانوی حلقوں میں اس ناکامی کی ذمہ داری روس کے سر ڈالی جا رہی ہے لارڈ ہیلیفکس وزیر خارجہ نے ایک سرکردہ اخبار نویس سے بیان کیا۔ کہ ہم روس کے دام میں پھنسنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور وزیر اعظم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے جنوبی افریقہ کے ایک کرو ڑپتی سے بیان کیا۔ کہ روس کے ساتھ برطانیہ کا کوئی معاہدہ نہیں ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان و برطانیہ کی گفت وشنید اور وزیر اعظم کا بیان

لنڈن سے ۱۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ برطانوی نمائندہ سر رابرٹ کریگی نے آج ٹوکیو میں وزیر اعظم جاپان سے اور ہیلیفیکس سے دو گھنٹے بات چیت کی۔ وزیر اعظم نے مطالبہ کیا کہ برطانیہ جاپان کے خلاف اپنی پالیسی کو ترک کر دے اور سیاسی و اقتصادی میدانوں میں جاپان کے ساتھ تعاون کر کے خلوص نیت کا ثبوت پیش کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی نمائندہ کو اس کی حکومت نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ حتی الوسع گفت وشنید کو منقطع نہ ہونے دے۔ لیکن غیر مقامی امور کو بھی زیر بحث نہ آنے دے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس وقت جاپان کے ساتھ برطانیہ جنگ نہیں چاہتا۔ کیونکہ یورپ کے حالات اسے اس کی اجازت نہیں دیتے۔ جاپان کے وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے کہ بنیادی اصول طے ہونے کے بعد یہ گفتگو شروع ہو سکے گی۔

سنگھائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج وہاں برطانیہ کے خلاف مظاہرے کئے جانے والے تھے۔ مگر انہیں ترک کر دیا گیا برطانوی فرموں میں جو چینی ملازم ہیں انہیں جاپانی افسروں کے سامنے پیش ہونے کے احکام موصول ہوتے ہیں۔ غالباً انہیں ملازمتیں ترک کرنے کو کہا جائے گا۔

لنڈن سے ۱۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ آج دارالعوام میں قضیہ ٹین سین کے متعلق بہت سے سوالات کئے گئے۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے جواباً کہا۔ کہ اس مسئلہ پر ٹوکیو میں جاپان و برطانیہ کے نمائندوں میں جو گفت وشنید ہو رہی ہے۔ اس کے سلسلہ میں دونوں ممالک کے اخبارات میں بے سرو پا خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ جاپان نے اس گفت وشنید کے آغاز سے قبل مطالبہ کیا ہے کہ پہلے برطانوی حکومت مشرق بعید میں اپنی پالیسی کو تبدیل کرے۔ لیکن میں اس امر کا اعلان ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جاپان کی طرف سے اس قسم کی کوئی بات پیش نہیں کی گئی اور اگر کی بھی جاتی۔ تو برطانوی حکومت اپنی خارجہ پالیسی کے متعلق کسی دوسری حکومت کی ہدایات اور خواہشات کی پابندی کے لئے تیار نہیں ہے۔ سوال کیا گیا۔ کہ کیا جاپانی حکومت نے یہ مطالبہ نہیں کیا۔ کہ ٹین سین کے مقامی مسائل کے علاوہ مشرق بعید کے دوسرے مسائل بھی اس گفتگو کے دوران میں زیر بحث لائے جائیں۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میرا یہ مطلب نہیں۔ اور نہ ہی میری تقریر کا یہ مفہوم ہے۔ نیز یہ کہ کرنل سپیئر کی فوری رہائی کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

ٹوکیو سے ۱۷ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ جاپانیوں میں برطانیہ کے خلاف جذبات نفرت بڑھ رہے ہیں۔ آج ۴ ہزار جاپانی برطانوی سفارتخانہ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہو گئے پولیس نے بڑی مشکل سے ان لوگوں کو منتشر کیا۔ اور خود سفارتخانہ کی حفاظت کرتی رہی اس ہجوم کے بعد لیڈروں نے مختلف مقامات پر کھڑے ہو کر برطانیہ کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ اور لوگوں کو سفارتخانہ پر حملہ کے لئے اکسایا۔ اور جب حملہ میں ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ تو سفارتخانہ کے صحن میں سنگباری کی۔ ایک قرارداد بھی پاس کی گئی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جاپان کے دس کروڑ باشندے سلطنت برطانیہ کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ چین کے ساتھ جو مقدس جنگ جاپان نے شروع کر رکھی ہے۔ اس میں کامیابی محال ہے جب تک برطانوی حکومت کا تختہ نہ الٹا جائے۔

منگولیا میں روس وجاپان کی کشمکش

ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ منگولیا کے اندرونی حصہ پر تو جاپان کا اثر ہے اور بیرونی حصہ پر روس کا۔ مانچوکو کا علاقہ بیرونی منگولیا سے ملتا ہے اور ان دونو کی حدود غیر معین ہیں۔ جاپان اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور اس کا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ حصہ مانچوکو میں شامل کرے۔ اور یہی بنا ہے۔ اس کشمکش کی جو اس وقت روس اور جاپان کے درمیان منگولیا میں جاری ہے۔ جاپان نے بیان کیا تھا کہ سوویٹ افواج نے زہریلی گیس اور جراثیم کے بم استعمال کئے ہیں۔ لیکن سوویٹ حکومت کی طرف سے اسے سفید جھوٹ اور بہتان قرار دیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ دونوں میں جنگ شروع ہے۔ ماسکو سے ۱۷ جولائی کی خبر ہے کہ حالات روز بروز نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ کل روسی ہوابازوں نے مانچوکو کی ریلوے پر سخت بمباری کی جس سے ریلوے کو سخت نقصان پہنچا۔ اس نامناسب حرکت کے لئے مانچوکو گورنمنٹ کی طرف سے حکومت روس کے پاس شدید احتجاج کیا گیا۔ لیکن بجائے اس کے کہ یہ احتجاج مفید ہوتا۔ اس کا الٹا نتیجہ ہوا اور آج پھر روسی طیاروں نے ریلوے پر آفت بپا کر دی۔ اور بم پھینک پھینک کر کئی سٹیشنوں کو پیوند خاک کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب مانچوکو کی افواج بھی روسیوں کی اس جسارت کا مقابلہ کرنے کے لئے کثیر تعداد میں سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بیرونی منگولیا پر قبضہ کرنے کے لئے حکومت جاپان نے ایک زبردست سکیم تیار کی ہے۔ شمالی چین میں مقیم جاپانی افواج کے کمانڈر سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ فوج کے کم سے کم چار ڈویژن منگولیا کی سرحد پر جلد از جلد بھجوا دے شمال مغربی حصہ میں شانسی کے رستے بھی جاپانی فوجیں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ ان اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان نے کئی محاذوں پر جنگ شروع کر رکھی ہے اس کے نتیجہ میں عوام کے اندر بے چینی اور اضطراب کے علاوہ حکومت کی مالی مشکلات کا ذکر کئی بار کیا جا چکا ہے اب ہانگ کانگ سے ۱۷ جولائی کی خبر ہے کہ فوجوں میں بھی بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے اور

یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنے کیلئے مفید لٹریچر

امسال یوم التبلیغ کے موقع پر جو ۳۰ جولائی کو منایا جائے گا۔ نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ نے مندرجہ ذیل ٹریکٹ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نشر و اشاعت کی طرف سے یہ ٹریکٹ تقریباً ہزار کے قریب تمام جماعتوں کو بحصہ رسدی مفت ارسال کئے جائیں گے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو مزید ٹریکٹوں کی ضرورت ہو۔ تو وہ مندرجہ ذیل قیمت پر دفتر نشر و اشاعت سے منگوا سکتے ہیں۔

(۱) تفسیر آیت خاتم النبیین — چار صفحے کا ٹریکٹ فی سینکڑہ ۴/
(۲) کیا غیر تشریعی نبوت کے اجراء کا قائل کافر ہے " " " " ۴/
(۳) ناسخ و منسوخ فی القرآن " " " " ۴/
(۴) مسلمانوں کی سیاست " " " " ۴/
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام " " " " ۴/
(۶) وفات مسیح ناصری علیہ السلام " " " " ۴/
(۷) جہاد اور جماعت احمدیہ — آٹھ صفحے کا ٹریکٹ " " ۸/
(۸) پیغام احمدیت " " " " ۸/
(۹) ہم احمدی کیوں ہوئے " " " " ۸/
(۱۰) ہمارا رسول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لیکچر لنڈن فی کاپی ۱۰/
(۱۱) درثمین اردو رنگین فی کاپی تین پیسے
(۱۲) غیر احمدیوں کے عقائد آٹھ صفحے کا ٹریکٹ آٹھ آنے فی سینکڑہ
(۱۳) احمدی غیر احمدی میں فرق آٹھ آنے فی سینکڑہ
(۱۴) تبلیغ ہدایت ۱۲ آنے فی ایک روپیہ کی تین کا پیاں (۱۵) تاثرات قادیان فی نسخہ ۶ آنے اور ایک روپیہ کی تین۔ نوٹ قیمت آرڈر کے ساتھ پیشگی آنی چاہیے۔ بغیر قیمت کے آرڈر کی تعمیل کی پابندی کا دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔ تمام آرڈر ۲۵ جولائی تک آجانے چاہئیں

مہتمم نشر و اشاعت تصنیف دعوت و تبلیغ قادیان

فارم نمبر ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منگا حسین ولد گوہر ذات ترکھان سکنہ گنج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی منشی رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے اور چونکہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۲/۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۲/۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲/۹/۳۹ کی جائے گی جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار رشو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

اعلیٰ ملازمت کا موقع

مندرجہ ذیل اقسام کے احمدی دوست جنکے والدین یا دیگر رشتہ داروں نے جنگ عظیم میں خدمات سرانجام دی ہوں اور بیکار ہوں اور بیرون ہند میں ملازمت کے خواہاں ہوں۔ اور پر سرنامہ چھوڑ کر اپنی اپنی درخواستیں جلد تر دفتر ہذا کو مع نقول ضروری اسناد وغیرہ مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں۔ (۱) ایس۔ اے۔ ایس (سب اسسٹنٹ سرجن) (۲) بی۔ اے۔ بی۔ ٹی یا انگریزی کے ایم۔ اے

ناظر امور خارجہ قادیان

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی ہر مذہب وملت کے تقریباً ۱۲۵ طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۹ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۲۰ جولائی تک پرنسپل صاحب طبیہ کالج کے دفتر میں پہونچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ قواعد داخلہ دفتر سے مفت طلب کئے جاسکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴ ½ بجے جو کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سول سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استنبول ۱۷ جولائی۔ فرانس کے بحری۔ بری اور فضائی حکموں کے رؤسا پر مشتمل ایک فوجی مشن اس جگہ وارد ہؤا۔ یہ وفد دونو ممالک کے مشترکہ دفاعی امور پر تبادلہ خیالات کریگا۔

ہانگ کانگ ۱۷ جولائی۔ سنگھاٹو میں برطانیہ کے خلاف جو مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اس کے سلسلہ میں برطانوی امیرالبحر نے جاپانی کمانڈر سے ملاقات کی۔ گفتگو کے بعد جاپانی کمانڈر نے وعدہ کیا۔ کہ برطانوی رعایا کے جان و مال کی حفاظت حکومت جاپان کے ذمہ ہے۔

وارسا ۱۷ جولائی۔ پولش اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ پولینڈ کے مغربی علاقوں سے جرمنوں کو نکال کر واپس جرمنی بھیج دیا جائے۔ جس طرح کہ اطالوی ٹیرول سے غیر ملکیوں کو نکال دیا گیا ہے۔

شملہ ۱۷ جولائی۔ ایوان والیان ریاست کے چانسلر یہاں آرہے ہیں تا فیڈریشن میں شرکت کے موضوع پر والیان ریاست کا نقطہ نگاہ پیش کرسکیں۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ آج پھر ایک سٹیشن پر بم پھٹا۔ جس سے پارسل آفس کی کھڑکیاں اڑ گئیں۔ لیکن نقصان جان کوئی نہیں ہؤا۔ اس حادثہ کو بھی آئرش ری پبلکن آرمی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

شملہ ۱۷ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ انٹرنیشنل آرین لیگ نے اپنا ایک وفد انگلستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو وہاں جا کر حیدرآباد میں ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں پروپیگنڈا کرے گا۔

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ مصری فوج کے لباس سے ترکی ٹوپی کو خارج کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے چھاؤنیوں سے باہر اور سرکاری تقاریب پر اس ٹوپی کا پہننا اب بھی پہلے کی طرح ضروری ہوگا۔ یہ تبدیلی فوجی سہولتوں کے پیش نظر عمل میں لائی جا رہی ہے

لاہور ۱۷ جولائی۔ نہ صرف سکھوں اور خالصہ برادری کی سنٹرل لیگ کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہماری تعداد ۸ لاکھ کے قریب ہے۔ سکھوں نے ہمیں اسمبلی میں تین نشستیں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اسے ایفاء نہیں کیا۔ اب ہم نے نوٹس دیا تھا۔ کہ اگر سکھوں نے اپنے اس وعدہ کو پورا نہ کیا۔ تو ہم لوگ اپنا مذہب تبدیل کر لیں گے لیکن سکھ اس سے بھی متاثر نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم بہت جلد کسی ایسے مذہب میں داخل ہونے والا ہوں۔ جس میں مساوات ہو۔

لکھنؤ ۱۶ جولائی۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے پرائیویٹ سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ مولانا نے شیعہ سنی نزاع کے حل کی مخلصانہ سعی کی ہے۔ لیکن افسوس کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں ان تحریکوں کی باگ ڈور ہے۔ وہ مصالحت نہیں ہونے دیتے۔

بمبئی ۱۶ جولائی۔ ایک بڑھیا عورت کو جنگل میں پڑا ہؤا ایک بم ملا۔ جسے وہ لوہے کا ٹکڑا سمجھ کر لے آئی۔ اور ایک کباڑی کے پاس بیچ دیا۔ وہ بھی حقیقت سے ناواقف تھا۔ اس لئے اس میں سکہ نکالنے کے لئے گرم کر رہا تھا۔ کہ وہ پھٹ گیا۔ اس کے ساتھ مکان کی چھت اور دیواریں بھی گر گئیں۔ دو راہگیر بھی ہلاک ہو گئے۔ اور کئی زخمی ہوئے یہ بم اس جگہ کس طرح اور کہاں سے آیا اس کے متعلق طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔

بمبئی ۱۷ جولائی۔ آج سے یہاں ریلوے کی فنانس کمیٹی کا اجلاس شروع ہے۔ کل ہندوستان میں ریلوے انجن سازی کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ بعض اور اہم امور بھی زیر بحث آئیں گے۔

پیرس ۱۷ جولائی۔ مسولینی کے آفیشل اخبار "ڈی اٹیلیا" کے نامہ نگار کو حکومت فرانس نے اپنی حدود سے فوراً باہر نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ وزیر اعظم نے بیان کیا۔ کہ روس کے ساتھ معاہدہ کی پوزیشن میں تاحال کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور میں یہ وعدہ نہیں کر سکتا۔ کہ کب تک اس کے متعلق بیان دینے کے قابل ہو سکوں گا۔

لدھیانہ ۱۷ جولائی۔ آج ریاست مالیر کوٹلہ میں کوٹالہ کے مقام پر ایک شہیدی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز تھی جس کے صدر سردار منگل سنگھ ایم ایل اے مرکزی منتخب ہوئے تھے جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت حدود ریاست میں داخل ہونے لگے۔ تو ان پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی۔ کہ یہ کانفرنس ناجائز ہے۔ اور ان کی شرکت خلاف قانون۔ چونکہ وہ اس کے باوجود داخل ہوئے۔ اس لئے وہ گرفتار کر لئے گئے۔ مگر حدود ریاست سے باہر لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ آبدوز کشتی تھیٹس کی غرقابی کی وجہ سے جو لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ ان کے متعلقین کی امداد کے لئے جو فنڈ کھولا گیا تھا۔ اس میں ۱½ لاکھ پونڈ جمع ہو گئے ہیں

لنڈن ۱۷ جولائی۔ گورنمنٹ کی جنگی تیاریوں سے متعلق منسٹری نے جو وائٹ پیپر شائع کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لنڈن کے نواح میں ۱۲ سو نئے ہسپتال کھولے جا رہے ہیں جن میں تین لاکھ بستر ہونگے۔ اڑھائی لاکھ سٹریچروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور صرف ۲۴ گھنٹہ کے نوٹس پر ان کے لئے ۱۲۰۰ کاریں مہیا ہو جائیں گی۔ ڈاکٹروں اور نرسوں کی ٹریننگ کے لئے سکول کھولے جا رہے ہیں۔

احمد آباد ۱۷ جولائی۔ گذشتہ شب مسٹر بوس نے مزدوروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فارورڈ بلاک کی طرف سے عنقریب بمبئی میں بدیشی کپڑے کے بائیکاٹ کی مہم جاری کر دی جائے گی۔

جالندھر ۱۷ جولائی۔ پنجاب پراونشل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ اس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جب گاندھی جی صوبہ سرحد سے واپس آئیں۔ تو ان کو پنجاب میں ٹھہرنے کی درخواست کی جائے۔ ڈاکٹر کچلو خود یہ درخواست کرنے کے لئے ایبٹ آباد جائیں گے

لائلپور ۱۷ جولائی۔ گھی ۳۸/۴/۴ اور جڑانوالہ میں ۳۸/۸/۔ ہے۔ گندم وڈہ ۳/۰/۔ ۱/۱۵/۳ اور ۶/۔/۔ ۲/۔/۔ ہے۔ علا ۵۹/۔ ۲/۲/۔ نخود ۲/۱۲/۔ ۲/۱۲/۔ بنولہ وڈہ ۲/۳/۔ ۲/۴/۔ شہد خالص ۲۲/۔/۔ گڑ ۷/۸/۔ اور شکر ۸/۸/۔ ہے۔ تیل توریہ ۸/۱۲/۔ منٹگمری میں روئی گانٹھ ستمبر ۸/۸ پیلی ۵/۔/۔ شیخوپورہ میں باسمتی ڈیرہ دون نئی ۵/۱۲/۔ سے ۶/۔/۔ پرمل ۴/۱۱/۔ پسرور میں مسور ۲/۸/۔ سے ۲/۱۲/۔ تک دال مسور ۳/۶/۶

لنڈن ۱۷ جولائی۔ نپولین کے تین درجن خطوط جو اس نے اپنی بہن میری پولائن کو لکھے تھے۔ اور جن میں ایک اطالوی حسینہ میڈم دی ماتھس کے ساتھ اس کے عشق و محبت کا احوال درج ہے تین ہزار ۲ سو پونڈ میں فروخت ہوئے ہیں۔ یہ خطوط جوزفین کی علیحدگی کے بعد لکھے گئے تھے۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انگلستان کے وزیر پرواز رائل ایئر فورس کے ایک افسر اعلیٰ کے ہمراہ ریزرو ہوائی فورس کا معائنہ کرنے کے لئے شمالی آئرلینڈ کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ آپ السٹر کے وزیر اعظم کے ہاں مہمان ہونگے۔ نیز معلوم ہؤا ہے کہ آپ شمالی آئرلینڈ کے سرکردہ لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔

جے پور ۱۶ جولائی۔ آج پرجا منڈل کے سات زیر حراست کارکنوں کو رہا کر دیا گیا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں

ہم کیا بتائیں کیا کچھ دیکھا تری گلی میں
"دُنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں"

اپنا وطن بھی چھوڑا خویشوں سے منہ بھی موڑا
سب ہی سے رشتہ توڑا آیا تری گلی میں

اصحابِ جاہ و ثروت کو کوٹھیاں مبارک
ہم تو لگا چکے ہیں ڈیرا تری گلی میں

صوفی نہ جس کو سمجھا زاہد نے بھی نہ جانا
وہ رازِ حق نے سارا کھولا تری گلی میں

پھرتی ہے ماری ماری جس کے لئے یہ دُنیا
ہم نے تو اس خُدا کو پایا تری گلی میں

جو کچھ بھلا چکے تھے وہ یاد آگیا ہے
جو یاد تھا زباں پر بھولا تری گلی میں

جو بن سکا دیا ہے ایمان لے لیا ہے
کیا خُوب یہ کیا ہے سودا تری گلی میں

دنیا کے یہ حقارف دل کو نہیں بھاتے
قرآن کے معارف صدہا تری گلی میں

وہ سادگی کہ جس پر لاکھوں بناؤ قرباں
آیا نظر ہے جلوہ اس کا تری گلی میں

خوش قسمتوں نے جو کچھ ملکِ عرب میں پایا
منظر وہ ہو بہو ہے دیکھا تری گلی میں

سیراب ہو گئے ہیں اچھے نصیبوں والے
چشمہ ہدایتوں کا پھوٹا تری گلی میں

از حد سکون و راحت ہوتی ہے دل کو حاصل
جنّاتِ عدن کا ہے ٹکڑا تری گلی میں

مسکن بھی ہو تو میرا۔ مدفن بھی ہو تو میرا
آقا! تری گلی میں مولیٰ تری گلی میں

ہے نام دھرمسالہ لیکن جو دیکھا بھالا
ہم پھر رہے تھے آقا گویا تری گلی میں

چھوڑی ہے بُت پرستی بھولی ہے اپنی ہستی
معبد بنالیا ہے اپنا تری گلی میں

جا ہے گزر گیا ہے سن لینگے آپ جلدی
دربان نے کبھی جو ٹوکا تری گلی میں

جو کچھ ہے پاس دیدو وہ چندہ آکے لے لو
تحریک کا ڈھنڈورا پیٹا تری گلی میں

یہ گنگنا رہا تھا اک جان دینے والا
شکرِ خدا کہ دم بھی توڑا تری گلی میں

بس آخری یہ خواہش اکملؔ کی رہ گئی ہے
نکلے جو دم۔ تو نکلے۔ آقا تری گلی میں

(اکمل)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:-

۹۶۹	نور محمد صاحب	ضلع ہوشیارپور
۹۷۰	نظیر بیگم صاحبہ	" گوجرانوالہ
۹۷۱	سردار بیگم صاحبہ	" "
۹۷۲	سمیر الدین احمد صاحب	میمن سنگھ بنگال
۹۷۳	سید فیض محمد صاحب	ڈیرہ اسمٰعیل خان
۹۷۴	عبد الحق صاحب	ضلع جالندھر
۹۷۵	ایک صاحب	" کٹک
۹۷۶	سید محمد صاحب	" مونگھیر
۹۷۷	عنایت الرحمٰن صاحب	" سیالکوٹ
۹۷۸	اللہ دتا صاحب	" "
۹۷۹	محمد سعید صاحب	" شاہ پور
۹۸۰	عبد اللطیف صاحب	" مرادآباد
۹۸۱	بشیر حسین شاہ صاحب	کوئٹہ
۹۸۲	محمد اقبال صاحب	لاہور
۹۸۳	محمد انور صاحب	جالندھر
۹۸۴	ممتاز بی بی صاحبہ	"
۹۸۵	احمد الدین صاحب	امرتسر
۹۸۶	محمد الدین صاحب	"
۹۸۷	بشیر احمد صاحب	"
۹۸۸	نذیر احمد صاحب	"
۹۸۹	محمد اکبر صاحب	نظام آباد دکن
۹۹۰	ایک خاتون	ضلع مظفر گڑھ
۹۹۱	عائشہ بی بی صاحبہ	" منٹگمری
۹۹۲	زہرہ بی بی صاحبہ	" "
۹۹۳	شیخ وزیر محمد صاحب	مین پوری
۹۹۴	اشفاق احمد صاحب	لاہور
۹۹۵ تا ۹۹۷	سردار محمد صاحب معہ دو بچوں کے	سرگودھا
۹۹۸	اللہ جوائی صاحبہ	"
۹۹۹	طالعہ بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۰۰۰	شریفاں بی بی صاحبہ	"
۱۰۰۱	فقیر اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۲	رابعہ بی بی صاحبہ	" "
۱۰۰۳	بیگم بی بی صاحبہ	" "
۱۰۰۴	ذکاء اللہ صاحب	" "
۱۰۰۵	محمودہ بیگم صاحبہ	" "
۱۰۰۶	صفیہ بیگم صاحبہ	" "

۱۰۰۷	رضیہ بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۸	محمد متقدر صاحب	" "
۱۰۰۹	محمد بی بی صاحبہ	کوئٹہ
۱۰۱۰	بیان حسن صاحب	تھرپارکر
۱۰۱۱	محمد عنایت اللہ صاحب	ڈیرہ دون
۱۰۱۲	محمد شفیع صاحب	شملہ
۱۰۱۳	قاضی محمود الحسن صاحب	"
۱۰۱۴	پنڈت چرن گرجیو صاحب	ہوشیارپور
۱۰۱۵	فاطمہ بیگم صاحبہ	لائلپور
۱۰۱۶	سردار محمد صاحب	سیالکوٹ
۱۰۱۷	علم الدین صاحب	اسلام آباد کشمیر
۱۰۱۸	حکیم احمد حسن صاحب	گجرات
۱۰۱۹	اللہ رکھا صاحب	لاہور
۱۰۲۰	شکر اللہ خان صاحب	گوجرانوالہ
۱۰۲۱	فیض محمد صاحب	ضلع انبالہ
۱۰۲۲	عبد الرحیم صاحب	بنارس
۱۰۲۳	رحمت بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۰۲۴	چودھری سید محمد صاحب	"
۱۰۲۵	فضل دین صاحب	گورداسپور
۱۰۲۶	غلام احمد صاحب	نوابشاہ
۱۰۲۷	غلام رسول صاحب	"
۱۰۲۸	محمد یار صاحب	"
۱۰۲۹	محمد امیر صاحب	"
۱۰۳۰	محمد خان صاحب	"
۱۰۳۱	عطا محمد صاحب	"
۱۰۳۲	مسماۃ صاحب خاتون صاحبہ	"
۱۰۳۳	بخت بھری صاحبہ	"
۱۰۳۴	محمد بی بی صاحبہ	"
۱۰۳۵	بخت بھری صاحبہ اہلیہ محمد خان صاحب	"
۱۰۳۶	بھاگ بھری صاحبہ	"
۱۰۳۷	بخت بھری صاحبہ بنت اللہ داد خان صاحب	"
۱۰۳۸	عبد اللہ صاحب	"
۱۰۳۹	غلام محمد شاہ صاحب	اننت ناگ کشمیر
۱۰۴۰	رابعہ خاتون صاحبہ	بھاگلپور
۱۰۴۱	سید فرزند حسین صاحب	سیالکوٹ
۱۰۴۲	سردار بیگم صاحبہ	گوجرانوالہ
۱۰۴۳	چودھری میاں خان صاحب	"

(باقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی بےعملی پر غیروں کی طعنہ زنی

ایک وقت تھا۔ جبکہ مسلمان کا نام قربانی و ایثار پختگی قول و اقرار اور قوت عمل کا ضامن سمجھا جاتا اور تسلیم کیا جاتا تھا کہ مسلمان جو کچھ کہتا ہے۔ وہ کر کے دکھا دیتا ہے اسے فضول باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور بیہودہ گوئی سے کوسوں دور رہتا ہے۔ لیکن ایک وقت آج ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہمیشہ دوسروں کے محکوم رہے۔ اور جن پر سینکڑوں سال تک مسلمانوں نے بڑے کروفر سے حکومت کی۔ وہ مسلمانوں کی حالت پر تمسخر اڑا رہے۔ اور انہیں بالکل نکما اور محض باتونی ثابت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۱۸ جولائی) میں "مسلمانوں کا مستقبل" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ جس کی تمہید یہ ہے:۔

"میں اس قوم کا مستقبل روشن نہیں دیکھتا جس میں باتیں کرنے والے لوگ زیادہ ہوں۔ اور کام کرنے والے کم۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی بھی آباد ہیں۔ لیکن جتنے باتونی اور بے عمل لیڈر مسلمانوں کو ملے ہیں۔ شاید ہی کسی دوسری قوم کو ملے ہوں۔ ان کی تقریریں سنو۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دوسرے لمحہ میں یہ لیڈر آسمان کا ایک ٹکڑا کاٹ کر زمین پر کھینچ لیں گے۔ لیکن ان کے اعمال دیکھو۔ تو ظاہر ہوگا گویا خدا نے انہیں زبان دی ہے۔ بازو نہیں دیئے"۔

اس کے بعد مسلمانوں کی بےعملی کی مثالیں پیش کرتے ہوئے مضمون کو ان الفاظ پر ختم کیا گیا ہے۔

"سچے مسلمان بہادر تھے۔ لیکن ہندوستان میں ہیں سے

اب مسلماں کہاں اگلے زمانے والے
گردن قیصر و کسریٰ کی جھکانے والے

اب تو یہ عالم ہے۔ کہ کوئی ہندو زور سے سانس بھی لیتا ہے تو ہندوستانی مسلمان چلانا شروع کر دیتا ہے کہ مجھے بچاؤ۔ یہ مجھے ہڑپ کر جائے گا"۔

یہ الفاظ اگرچہ نہایت رنج دہ اور دل آزار ہیں۔ لیکن اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ ان میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کے درست ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ایک طرف مسلمانوں میں لیڈروں کی اتنی کثرت ہے۔ کہ ہر شخص جو کسی چھوٹے بڑے مجمع میں کھڑا ہو کر چند الفاظ کہہ سکے۔ یا کسی اخبار میں کوئی الٹا سیدھا اعلان شائع کرا سکے۔ وہ اپنے آپ کو نہایت ذمہ دار لیڈر سمجھتا ہے۔ اور دوسری طرف لیڈر جو کچھ کہتے ہیں۔ اس کے متعلق ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ کہ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان کا تمام شور و شر ہوا میں اڑ کر پراگندہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے متعلق دوسروں کو یہ کہنے کا موقعہ بھی بہم پہنچا دیتا ہے کہ یہ محض باتونی اور بےعمل لوگ ہیں ان کی کسی بات کو کچھ وقعت نہیں دینی چاہیئے۔

ان حالات میں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں سے قوت عمل بالکل سلب ہو چکی ہے۔ اور وہ اپنی عزت اور وقار کی اہمیت کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہو چکے ہیں جس کا نتیجہ بالفاظ "پرتاپ" یہ برآمد ہوتا ہے کہ "کوئی ہندو زور سے سانس بھی لیتا ہے تو ہندوستانی مسلمان چلانا شروع کر دیتا ہے کہ مجھے بچاؤ۔ یہ مجھے ہڑپ کر جائیگا"۔

مسلمان اس حالت کو کیوں پہنچے اس لئے کہ وہ مسلمان نہ رہے۔ اور حقیقی مسلمان ہونے کی وجہ سے جو قوت عمل اور جرأت و شجاعت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے محروم ہو گئے۔ غیر مسلموں کے لئے کسی کا سچا مسلمان ہونا خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خوبی کا دشمن کو بھی اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت "پرتاپ" نے بھی لکھا ہے کہ "سچے مسلمان بہادر تھے"۔ گویا سچے مسلمانوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ کسی بڑی سے بڑی مشکل اور تکلیف کے وقت بزدلی اور کمزوری نہیں دکھاتے بلکہ بہادرانہ رنگ میں مقابلہ کر کے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن آج چونکہ مسلمان سچے مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے غیروں کو بھی کہنا پڑا۔ کہ آجکل کے مسلمان محض باتونی اور بے عمل ہیں۔ اور اس قدر بزدل ہو چکے ہیں۔ کہ کوئی ہندو اگر زور سے سانس لے۔ تو انہیں اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ جو قوم اس قدر گر چکی ہو۔ اور جسے ہمسایہ لوگ اس درجہ حقیر اور ذلیل سمجھنے لگے۔ اور جو فی الواقعہ اسی سلوک کی مستحق ہو۔ اس کے مستقبل کے تاریک ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے:۔

کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ جو چیز دوسروں کو صفائی کے ساتھ نظر آ رہی ہے۔ اس سے خود مسلمان آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں۔ اور انہیں اپنی حالت کے بدلنے کا کچھ بھی احساس نہیں۔ اور نہ اس کے لئے وہ کوئی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ بات صاف ہے کہ سچے مسلمان نہ رہنے کی وجہ سے وہ اس حالت کو پہنچے ہیں اور اگر وہ سچے مسلمان بن جائیں۔ تو یقیناً اس حالت سے نکل سکتے ہیں۔ اور سچا مسلمان بننا سوائے اس کے ممکن نہیں کہ خدا تعالٰے نے اس غرض سے جس انسان کو مبعوث فرمایا ہے۔ اسے قبول کیا جائے کیونکہ اگر زمینی عالم اور پیشوا مسلمانوں کو حقیقی اور سچے مسلمان بنا سکتے۔ تو آج یہ حالت ہی نہ ہوتی جس پر غیر مسلم بھی پھبتیاں اڑا رہے ہیں۔ اور جب علماء وغیرہ حقیقی مسلمان بنانے سے قاصر ہو چکے ہیں۔ تو سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ خدا تعالٰے نے جس انسان کو مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ انہیں قبول کر کے ان کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو سچا مسلمان بنایا جائے۔ جس وقت یہ بات حقیقی طور پر مسلمانوں میں پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت خود بخود ان میں قوت عمل۔ جرأت اور شجاعت دلیری اور بہادری۔ غرضکہ تمام صفات حسنہ پیدا ہو جائیں گی۔ اور وہ اپنے قول و فعل سے دنیا پر ثابت کر دیں گے کہ مسلمان جو کچھ کہتا ہے وہ کر کے دکھا دیتا ہے۔ کوئی اسے باتونی اور بے عمل نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ اس کی جرأت اور دلیری پر حرف لا سکتا ہے:۔

اس وقت جماعت احمدیہ اگرچہ ایک نہایت قلیل التعداد جماعت ہے۔ جس کی اکثریت غربا پر مشتمل ہے۔ اور جو دور دراز بکھری ہوئی ہے۔ پھر جس قدر اس کی مخالفت کی جا رہی ہے اتنی کسی جماعت کی نہیں کی جا رہی لیکن باوجود اس کے جس قربانی و ایثار اور جس جرأت و دلیری کا ثبوت اور جس تنظیم اور انضباط کا نمونہ یہ جماعت پیش کر رہی ہے اس کی مثال کہیں نہیں مل سکتی۔ اس کی وجہ کیا ہے یہ کہ اس نے موجودہ زمانہ کے نبی کو قبول کر کے اور ایک امام و پیشوا کے ہاتھ پر جمع ہو کر ایسی قوت قربانی اپنے اندر پیدا کر لی ہے۔ کہ کسی مصیبت اور تکلیف کے وقت نہیں گھبراتی بلکہ فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مردانہ وار سینہ سپر ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالٰے کے فضل سے کامیابی حاصل کرتی ہے۔ عام مسلمانوں کو اس چھوٹی سی مگر باعمل جماعت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور انہیں اپنے وقت کے امام کے ہاتھ پر بیعت کر کے پھر سے اسلام کی پرانی شان و شوکت کو بحال کرنے کی کوشش میں لگ جانا چاہیئے:۔

دنیا جنت ارضی کے لئے بے چین ہے

پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخل راستی اس ملک میں لاوے ثمار
(مسیح موعود)

گزشتہ دنوں دہلی میں جمیعۃ العلماء ہند کا بارھواں اجلاس ہوا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر ڈاکٹر شوکت اللہ شاہ صاحب انصاری نے جو خطبہ استقبالیہ پڑھا وہ ایک پمفلٹ کی صورت میں جید برقی پریس دہلی سے شائع ہوا ہے۔ صدر مجلس استقبالیہ دنیائے اسلام کے انحطاط ملی اور دیگر اقوام عالم کے تنزل روحانی پر تبصرہ کرتے ہوئے علماء ہند کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

"بزرگو آج دنیا پھر اس جنت ارضی کو واپس لانے کے لئے بے چین ہے جس کا خاکہ مخصوص حالات اور ایک محدود رقبہ میں خلافت راشدہ نے پیش کیا تھا۔ آج اس کا امکان ہی نہیں بلکہ تاریخی طور پر یقین ہے کہ اس خواب کی تعبیر دنیا کے ہر ملک میں نظر آئے گی"۔ (صفحہ ۱۴)

یہ سچ ہے کہ دنیا ارضی جنت کو واپس لانے کے لئے بے چین ہے، یہ بھی درست ہے کہ خلافت راشدہ نے اسلام کے اولین دور میں اس جنت ارضی کا خاکہ ایک محدود رقبہ میں پیش کیا ہے پھر یہ بھی بجا ہے کہ آئندہ دنیا اس خاکہ کو زمین کے چپہ چپہ پر دیکھنے کی متمنی ہے۔ مگر غور طلب سوال تو یہ ہے کہ کیا جنت ارضی آدم کے بغیر واپس آسکتی ہے۔ پھر خلافت راشدہ کا پیش کردہ خاکہ محدود خاکہ کبھی زبردست روحانی قوت کے بغیر عالمگیر طور پر پیش کیا جا سکتا ہے؟ جنت ارضی آدم کے لئے تھی۔ ضروری ہے کہ اس زمانہ میں بھی ایک آدم پیدا ہو۔ جو نوع انسان کو جنت ارضی سے آشنا کرے۔ خلافت راشدہ نبوت عظمیٰ کا عکس تھی۔ اگر نبوت ہی بند ہے۔ نبی آ ہی نہیں سکتا تو خلافت راشدہ کیسی اور کہاں سے آئے گی؟ صاحب صدر فرماتے ہیں کہ خلافت راشدہ نے تو وہ خاکہ محدود رقبہ میں پیدا کیا تھا۔ اب وہی خاکہ ہر ملک میں پیدا ہوگا؟ کیا آسمانی طاقت اور سماوی قرنا کے بغیر ایسا ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ آدم سے کر آج تک کی تاریخ بتلاتی ہے کہ مردہ قوموں کے احیاء کے لئے ربانی قرنا کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ان کی بے حس و حرکت نبض کو چلانے کے لئے مسیحا کا آنا لازمی ہوتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مذہبی جماعتیں خود بخود زندہ ہوگئی ہوں مختلف فرقے خود بخود شیرازہ وحدت میں منسلک ہوگئے ہوں۔ قلوب میں آپ ہی آپ الفت اور اتحاد پیدا ہو گیا ہو۔ اس لئے آدم ثانی اور مسیحائے زمان سے وابستہ ہوئے بغیر جنت ارضی کے اعادہ کا خیال ایک خوشنما تصور ہے۔ ایک خواب ہے جو کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا زمینی علماء کی کوششوں کے ثمرات سب کے سامنے ہیں۔ ان کی جد و جہد کے نتائج سے کون ناواقف ہے۔

امراء اسلام کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ آخر صدر صاحب موصوف ایسے اصحاب کس بناء پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں جنت ارضی کے اعادہ کے خواب کی تعبیر دنیا کے ہر ملک میں نظر آئے گی۔ یقیناً ایسا ہو کر رہے گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے ضرور پورا ہوگا۔ مگر انہی کے لئے جو آدم کے ہمنوا۔ مسیحا کے فیض سے مستفیض۔ آسمانی قرنا پر کان دھرنے والے ہیں۔ چنانچہ جس طرح آدم اول ملک ہند میں پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ اس جنت ارضی کا ظہور ہوا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں جبکہ دنیا جنت ارضی کے واپس لانے کے لئے بے چین ہو رہی تھی۔ آدم ثانی کو ملک ہند میں مبعوث فرمایا ہے۔ اب آئندہ جنت ارضی کا اسی جگہ سے ظہور ہوگا۔ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخل راستی اس ملک میں لاوے ثمار

جن سعادت مند انسانوں نے اس آواز پر لبیک کہا۔ وہ جنت ارضی میں ہیں جنت سماوی کے وارث ہیں۔ لیکن جو اس آواز دہندہ کو ٹھکرا رہے ہیں۔ ان کے لئے تو رونا اور دانت پیسنا ہے وہ کیونکر جنت کے وارث ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ آج کے علماء آسمانی امانت کے حامل نہیں وہ آبحیات سے خود محروم ہیں دوسروں کو محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ ان میں قربانی اور ایثار کا جذبہ موجود نہیں۔ اس لئے وہ جنت سے نکال دیئے گئے۔ وہ ہزار بے چین ہوں لیکن جب تک صحیح راستہ سے داخل نہ ہوں گے۔ بیرونی دیوار سے سر مار کر خون آلود ہو کر رہ جائیں گے۔ خلافت راشدہ کا حقیقی نمونہ بھی موجود ہے۔ صحابہ سے جانباز اور پیکر ایثار بھی موجود ہیں۔ دین کے لئے ہر قربانی کو فخر محسوس کرنے والے بھی اس آدم ثانی کی ذریت میں پائے جاتے ہیں۔ قادیان کو چھوڑ کر یہ نمونہ کہاں مل سکتا ہے؟ آج دنیا بھر میں کونسا مقام ہے جہاں سے اسلام کی تبلیغ کے لئے درد بھرے دل سے مبلغ اکناف عالم میں جا رہے ہوں؟ یہ امتیاز صرف اور صرف قادیان کو ہی حاصل ہے۔

جمیعۃ العلماء کی مجلس استقبالیہ کے صدر کا بیان حرفاً حرفاً درست ہے۔ مگر یہ کام ان کے علماء نہ کریں گے نہ کر سکیں گے یہ خدا کا کام ہے اس نے آدم ثانی کو اسی غرض سے پیدا فرمایا ہے۔ اور اسے نیک لوگوں کی ایک عظیم الشان جماعت عطا فرمائی ہے۔ اب دنیا میں روحانی انقلاب اسی مقدس میرزا کے خدام کے ہاتھوں برپا ہوگا۔ جسے تاریکی کے فرزندوں نے ٹھکرایا۔ اور مفتری اور کذاب قرار دیا۔ خدا اس کی گواہی دے رہا ہے۔ اور قلوب میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور وہ دن نزدیک ہیں جب ایک ہی دین یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

خاکسار ابو العطاء جالندھری

معاونین الفضل کا شکریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جولائی کے ابتدائی نصف میں روزنامہ "الفضل" کے چوبیس نئے خریدار بنے۔ ان میں سے ۱۶ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی اور ۸ خریدار حسب ذیل احباب نے مرحمت فرمائے جزاھم اللہ احسن الجزاء دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے بہرہ اندوز فرمائے۔ آمین

(۱) مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان	ایک خریدار
(۲) " بابو محمد حسین صاحب شملہ	"
(۳) " عبد الرحمن صاحب کالوکلاں ضلع اٹک	"
(۴) دفتر تحریک جدید	"
(۵) مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب بھٹنڈہ	"
(۶) " بابو اکبر علی صاحب قادیان	"
(۷) " میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرتسر	"
(۸) " محمد یوسف صاحب لائلپور	"

اس عرصہ میں خطبہ نمبر (عام قیمت یعنی اڑھائی روپیہ پر) چودہ نئے خریدار بنے۔ جن میں سے دو خریدار حسب ذیل اصحاب نے مرحمت فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے ”سب سے بلند پایہ عالم“ کے حالات

مولوی احمد صاحب متوفی جو موضع زروبی تحصیل صوابی ۔ ضلع مردان کے باشندہ تھے ۔ تین بھائی تھے ۔ سب سے بڑے مولوی محمد صاحب امام مسجد موضع زروبی ۔ ان سے چھوٹے مولوی محمود صاحب جماعت احمدیہ میں اختلاف واقعہ ہونے کے بعد کسی وقت لاہور کے مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر داخل بیعت ہوئے ۔ مولوی صاحب کچھ عرصہ بعد لاہور تشریف لے گئے ۔ احمدیہ بلڈنگ میں مقیم ہوئے اور مولوی محمد علی صاحب کے لئے صحیح بخاری کا ترجمہ کیا ۔ اور حمائل کے ترجمہ اور نوٹوں میں مدد دی ۔ کچھ عرصہ کے لئے مرزا ولی احمد بیگ صاحب مبلغ جاوا کے ساتھ بھی کام کیا ۔ ان کے دو لڑکے عبدالاحد اور عبدالواحد اس دوران میں بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی پاس کر کے سرحد کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہو گئے ۔ مولوی محمد علی صاحب کو صحیح بخاری کے ترجمہ اور حمائل کے چھپنے کے بعد مولوی احمد صاحب کی چنداں ضرورت نہ رہی ۔ مولوی صاحب نے جب اپنی سابقہ عزت لاہور میں نہ دیکھی ۔ تو اپنے وطن واپس تشریف لے آئے ۔ یہاں آکر آپ بیمار ہو گئے ۔

بیماری کے آخری ایام میں ٹوپی کے ہسپتال میں اخویم مکرم ڈاکٹر فتح دین صاحب احمدی کے زیر علاج رہے اور جناب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب احمدی ان کی ہر طرح خاطر تواضع کرتے رہے ۔

مولوی صاحب متوفی نے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو خط لکھا ۔ کہ علاج کے اخراجات کے لئے ان کی مدد کی جائے ۔ مگر وہ جو دوسروں سے روپیہ جمع کرنے کے عادی ہوں ۔ بھلا کب بلا غرض کسی کی امداد کر سکتے ہیں مولوی صاحب کی اس لیت و لعل نے مولوی احمد صاحب کو ان کی جماعت سے بیزار کر دیا ۔ مرنے سے چند دن پیشتر مولوی احمد صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دے دی کہ میں نے اپنے عقائدِ احمدیت ترک کر دیے ہیں ۔ اور مرزا صاحب کے دعاوی سے رجوع کر لی ہے جس پر مولوی محمد علی صاحب نے ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب کو راولپنڈی سے مردان اور ٹوپی بھیجا ۔ ڈاکٹر صاحب مولوی احمد صاحب سے مل کر واپس تشریف لے گئے ۔ ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب کے جانے کے بعد مولوی احمد صاحب کے بارہ میں اخبار ”پیغام سرحد“ پشاور (۲۰ ۔ جون ۱۹۳۹ء) میں ایک مضمون زیر عنوان ”تحصیل صوابی میں مرزائیت کا خاتمہ“ شائع ہوا ۔ جس میں بتلایا گیا ۔ کہ مولوی متوفی اور ان کے دونوں بیٹے عبدالاحد اور عبدالواحد نے احمدیت سے ارتداد کر لیا ہے ۔ اور ان کے ساتھ ماسٹر صاحب الدولہ اور ماسٹر محمد اسحاق ساکنان زروبی ۔ اور محمد افضل صاحب ساکن زروبی بھی جماعت غیر مبایعین سے الگ ہو چکے ہیں ۔ اور احمدیت کو خیرباد کہہ چکے ہیں ۔

مولوی محمد صاحب برادر کلاں مولوی احمد صاحب نے غیر احمدیوں کو اکٹھا کر کے ان میں اعلان کیا ۔ کہ ہم سب دوبارہ مسلمان ہو چکے ہیں ۔ اور اس طرح مولوی احمد صاحب کا جنازہ غیر احمدیوں نے ادا کیا ۔

مولوی احمد صاحب کی وفات کے دوسرے دن عراقِ لاہور سے مولوی محمد علی صاحب کا تریاق لے کر جب ٹوپی پہونچے ۔ تو ان کو اطلاع ملی ۔ کہ مولوی احمد صاحب ایک دن پہلے ہی رخصت ہو چکے ہیں ۔ مولوی احمد صاحب کے بارہ میں جو امداد کے وعدے اور عملی کوشش کے ارادے وہ اپنے ساتھ لائے تھے ۔ وہ دل کے دل ہی میں رہے ۔ اور کوئی بات پوری نہ ہوئی ۔

ان حالات میں چاہیئے تو یہ تھا ۔ کہ زمرہ غیر مبایعین مولوی احمد صاحب کے بارہ میں انا للہ پڑھ کر خاموش ہو جاتے مگر ایسا نہیں کیا گیا ۔ بلکہ اس کے خلاف اخبار ”پیغام صلح“ (۸ جولائی) میں دو مضامین نہایت زور شور کے ساتھ مولوی احمد صاحب کی وفات پر شائع کئے گئے ۔ صفحہ ۵ پر ایڈیٹر صاحب نے ماتمی چوکھٹے میں ” آہ ! حضرت مولانا احمد صاحب ۔ جماعت کا سب سے بلند پایہ عالم چل بسا “ کا عنوان دے کر مولوی صاحب کی وفات پر جو کچھ لکھا ہے ۔ وہ قارئین ”پیغام صلح“ سے پوشیدہ نہیں ۔ مختصر یہ کہ تعریف و توصیف کے پل باندھ دیئے گئے ہیں ۔ اور صفحہ ۷ پر ”حضرت مولانا احمد مرحوم اور مغفور کی سیرت پر ایک ورق“ سید اختر حسین صاحب گیلانی نے لکھ کر حق شاگردی ادا کیا ہے ۔ اس مضمون میں جو کچھ لکھا گیا وہ شاگرد رشید کے اپنے خیالات کا آئینہ ہے ۔ اس میں مولوی صاحب متوفی کی ظریفانہ طبیعت کا ایک واقعہ لکھا ہے ۔ جو یہ ہے :۔

”ایک مرتبہ چند قادیانی اصحاب آئے اور آپ سے گفتگو کرنے کے خواہشمند ہوئے اور ابتدا میں ہی انہوں نے سوال کیا ۔ کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہے ۔ فرمایا ۔ اسمہٗ احمد ۔ یہ ان پر ایک ضرب تھی ۔ کہ محض احمد نام سے اگر کوئی پیشگوئی کا مصداق ہو سکتا ہے ۔ تو اس حد تک آپ بھی مصداق ہیں “

ہمیں یہ لطیفہ پڑھ کر حیرت ہوئی ۔ کہ بھلا وہ کون قادیانی اصحاب تھے ۔ جو مولوی صاحب سے ملنے کے لئے آئے اور ان کے نام تک سے ناواقف تھے ۔ اور جب انہوں نے سوال کیا ۔ کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہے تو خود متکلم کو اپنے متعلق اسمی احمد کہنا چاہیئے تھا ۔ یا اسمہٗ احمد متکلم کا اپنے متعلق اسمہٗ کہنا خود اختر حسین صاحب کی اپنے استاد کی عربی دانی پر ایک ضرب ہے ۔ رہا محض احمد نام سے کسی کا پیشگوئی اسمہٗ احمد کا مصداق ہونا ۔ یہ کس احمدی نے مانا یا بیان کیا ہے ۔ ہر احمدی یقیناً اس پیشگوئی کا مصداق اسی شخص کو قرار دے گا ۔ جو احمد کے نام کے ساتھ ان تمام خصوصیات کا بھی مصداق ہو ۔ جن کا ذکر سورۃ صف میں بالتفصیل موجود ہے ۔ یعنی اس کا نام احمد ہو ۔ وہ خدا کا رسول ہونے کا مدعی ہو وہ مثیلِ عیسٰےؑ ہو ۔ اس کو لوگ ساحر و کذاب قرار دیں ۔ اس کے مخالف خدا کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کریں اللہ تعالےٰ اس ہلال کو بدرِ تام بنا دے ۔ اس کے منکر لو کرہ الکافرون کے مصداق ہوں ۔ وہ اسلام کو جمیع مذاہب پر براہینِ قاطع سے افضل ثابت کر دے ۔ وہ مسیح کی زبان میں قوم سے من انصاری الی اللہ کا مطالبہ کرے ۔ قوم اس کو نحن انصار اللہ کا جواب دے اور اس کے متبعین اس کے منکرین پر فوقیت حاصل کریں ۔ ورنہ ؏

نہ ہر کہ موئے تراشد قلندری داند

تحصیل ٹیری ضلع کوہاٹ کے مولوی حنیف اللہ صاحب پیغامی مبلغ کے بارہ میں بھی ماسٹر نظام الدین کوہاٹی نے اعلان کیا کہ اپنے مرتے وقت اس نے اپنے لاہوری عقائد سے رجوع کر لیا تھا ۔ اور اہل لاہور کے دوسرے عالم اور پروفیسر مولوی عبدالستار صاحب ساکن ٹیری جو مولوی احمد صاحب کی طرح عرصہ دراز تک احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تنخواہ دار ملازم رہے ۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے پر اپنے وطن مالوف ٹیری خٹک میں تشریف لائے ۔ اور ایک عام مجمع میں اعلان کر دیا ۔ کہ وہ احمدیت کے عقائد ترک کر چکے ہیں ۔ بلکہ احمدیہ بلڈنگس کے قیام کے فیوض کی وجہ سے بہائی عقائد کو صحیح سمجھتے ہیں ۔ کیا کل ان کے فوت ہونے پر بھی اہل پیغام اسی طرح ایک آرٹیکل شائع کریں گے ۔ کہ آہ جماعت کا ایک اور عالم بے بدل رخصت ہو گیا ۔ اخبار پیغام صلح نے جو کچھ لکھا ہے ۔ اس کو پڑھ کر ہر ایک واقف حال غیر مبایع یقیناً شرمندگی محسوس کرے گا ۔ جب خاکسار نے دوستوں کے سامنے یہ واقعات بیان کئے ۔ تو ایک احمدی نے لطیفہ کے طور پر کہا ۔ کہ اخبار ”پیغام“ مرتدوں کی تعریف کیوں نہ کرے ۔ جبکہ سب پیغامی قریباً خود بھی مرتد ہو چکے ہیں ۔ ورنہ ایک غیور احمدی کا کسی مرتد سے کیا کام ۔

ہم آخر میں جناب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس ٹوپی و جناب ڈاکٹر فتح دین صاحب مقیم ٹوپی ۔ اور جناب ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب پیغامی مقیم راولپنڈی سے درخواست کرتے ہیں ۔ کہ وہ مولوی احمد صاحب کے احمدیت سے تائب ہونے کے بارہ میں صحیح حالات بطور شہادت حقہ لکھ کر شائع فرمائیں تا کہ مدیر پیغام اور اختر حسین صاحب گیلانی ...

مرزا عبدالرحمٰن از بٹالہ

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شانِ مصلح موعود" پر ایک نظر

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق

کچھ عرصہ ہوا شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ایک کتاب بنام "شانِ مصلح موعود" شائع کی ہے جس میں پیشگوئی دربارہ مصلح موعود پر بحث کی ہے۔ اور عجیب قسم کی مذبوحی حرکات کی ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے مصری صاحب پر اپنی حجت ملزمہ پوری کرنے کیلئے ایسے عجیب طریق سے پکڑا ہے۔ کہ جس غرض کے لئے انہوں نے یہ کتاب لکھی۔ ان کی وُہ غرض بالکل فوت ہو جاتی ہے۔ بلکہ مصری صاحب کی یہ کتاب خود ان کے خلاف ایک زبردست حربہ مہیا کرتی ہے۔ جس کی موجودگی میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آفتاب عالمتاب کی طرح آسمان تقدس در فعت پر چمکتے نظر آتے ہیں۔

مصری صاحب کا اعتراف

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ مصری صاحب نے سبز اشتہار محررہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفحہ ۷ و ۱۷ و ۲۱ پر بجائے ایک محمود کے دو محمود نامی لڑکوں کی پیشگوئی کا ذکر تسلیم کر کے صفحہ ۷ والی پیشگوئی کا مصداق صفائی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تسلیم کر لیا ہے۔ ہاں صفحہ ۱۷ و ۲۱ پر مذکورہ پیشگوئی کا مصداق وہ مصلح موعود کو قرار دیتے ہیں۔ جو ان کے خیال میں کسی آئندہ زمانہ میں آئے گا۔ حالانکہ صفحہ ۷ و ۱۷ و ۲۱ کا موعود محمود ایک ہی ہے۔ اور ان ہر سہ مقامات پر صرف ایک ہی محمود نامی لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ نہ کہ دو محمود نامی لڑکوں کے متعلق جیسا کہ اگلے مضامین میں انشاء اللہ دلائل قاطعہ سے مصری صاحب کے اس غلط خیال کا قلع قمع کیا جائے گا۔

اس قسط میں مجھے صرف ان پیشگوئیوں پر کچھ لکھنا ہے جن کا مصداق مصری صاحب نے نہایت صفائی سے مصلح موعود کی پیشگوئی پر بحث کرنے کے ضمن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو باوجود اپنی انتہائی عداوت و دشمنی کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں پایا۔

خروج از جماعت سے کر اس وقت تک مصری صاحب کی زبان اس بارہ میں بند تھی۔ اور ایسی کوئی تحریر اپنے قلم سے نہیں لکھی تھی جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی پیشگوئی کا مصداق تسلیم کیا ہو۔ مگر اب خدا تعالےٰ کو ان کے اپنے ہاتھ سے ہی ان پر حجت کرنا جو منظور ہُوا تو اس نے ان سے ایک نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین چار پیشگوئیوں کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو تسلیم کرا لیا۔

چنانچہ مصری صاحب اپنی کتاب شانِ مصلح موعود کے صفحہ ۱۸۶ پر لکھتے ہیں۔

"محمود دو ہیں ایک علم ہے یعنی ذاتی نام ہے۔ اور یہی سبز اشتہار کے صٓ پر مذکور ہے۔ اور دوسرا صفاتی نام ہے جو صفحہ ۱۷ و ۲۱ اور نیز اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مذکور ہے۔ پس اس سے ثابت ہُوا کہ سبز اشتہار اور دہم جولائی میں صرف مصلح موعود ہی کی پیشگوئی نہیں بلکہ ایک اور لڑکے کی بھی پیشگوئی ہے جو جناب خلیفہ صاحب کی پیدائش سے پوری ہوئی"۔

پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں۔

"کشف والا محمود اور اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء والا محمود ایک وجود کے نام نہیں بلکہ دو الگ الگ وجودوں کے نام ہیں۔ کشف والا صرف ایک لڑکے کا نام ہے۔ اور وہی سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر مذکور ہے"۔

پھر صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱ پر لکھتے ہیں۔

"اسی طرح حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷ پر بشیر اول کی وفات پر مخالفوں کی خوشی کا ذکر کر کے (حضرت مسیح موعود ناقل) فرماتے ہیں۔ "تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہُوا مجھے دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ کے اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے۔ کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا"۔

یہ حوالہ درج کر کے مصری صاحب لکھتے ہیں۔

"اب دیکھ لو کس صفائی سے حضرت اقدس فرما رہے ہیں کہ جناب خلیفہ صاحب کا نام محمود احمد کشف کی بناء پر ہے"۔

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ مصری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو سبز اشتہار صٓ کی پیشگوئی کا مصداق اور بشیر اول کے عوض جلد ایک لڑکا ہونے والی پیشگوئی کا مصداق اور اس کشف کا مصداق تسلیم کر رہے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشیر اول کے عوض پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود بتلایا گیا پھر مولوی صاحب یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بشیر اول کے عوض پیدا ہونے والے محمود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اور بشارات تھیں۔ چنانچہ مصری صاحب شانِ مصلح موعود" کے صفحہ ۱۹۴ پر لکھتے ہیں۔

"صفحہ ۷ والا دوسرا بشیر یقینی طور پر محض بشیر اول کے عوض میں ایک لڑکا ملنے کے معنوں میں استعمال ہُوا ہے۔ اس کے متعلق جو حضرت اقدس کو بشارات ہوئی ہیں۔ وُہ سب انہی الفاظ میں ہوئی ہیں کہ ایک لڑکا دیا جائے گا یا ایک لڑکا قریب مدت تک دیا جائیگا اور یہ کہ بشیر اول کے عوض میں ایک لڑکا دیا جائے گا"۔

موعود اولاد یقیناً صالح ہوتی ہے

جب مصری صاحب صاف لفظوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان بشارات کو جو آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے دی گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تسلیم کر رہے ہیں۔ تو اب خدا تعالےٰ کے الہامی فیصلہ کے بعد ان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے ناپاک اعتراضات پر شرمندہ ہوں۔ اور خدا کے فیصلہ کو رد کر کے اپنے تئیں عذاب جہنم کا مورد نہ بنائیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو مسلّمہ حکم و عدل ہیں یہ قطعی فیصلہ ہے کہ خدا تعالےٰ کسی نبی اور ولی کو اس وقت تک اولاد کے پیدا ہونے کی بشارت نہیں دیتا جب تک کہ اس کا صالح ہونا مقدر نہ ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریّۃٍ الا اذا قدّر تولید الصالحین"۔

مصری صاحب تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ یہ حوالہ تو پیغامیوں کے لئے بھی حجت ملزمہ ہے جو آپ کے دعوے کو صرف ولایت تک محدود مانتے ہیں۔ کیونکہ اس میں آپ نے انبیاء اور اولیاء دونو کو بشارت کے ماتحت ملنے والی اولاد کے متعلق یہ اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کا صالح ہونا امر مقدر ہوتا ہے ؛

مصری صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ جو اصل بیان کیا ہے یہ ان کی اجتہادی غلطی ہے۔ کیونکہ سابقہ واقعات اور عقل دونو اس بات کی تائید میں ہیں۔ کہ اس اصل کی صداقت میں کوئی کلام نہیں۔

واقعات کی گواہی یہی ہے کہ آجتک جقدر بشر اولاد پیدا ہوئی۔ جس کی کسی نبی یا ولی کو بشارت دی گئی۔ اس میں سے کوئی بھی گندا اور ناپاک نہیں نکلا۔ بلکہ وہ اعلےٰ درجہ کے اولوالعزم انسان ثابت ہوئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کی پیدائش کی خبر دی۔ ذکریہ علیہ السلام کو یحییٰؑ کی پیدائش کی خبر دی۔ یہ سب اعلےٰ درجہ کی پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ اسی طرح حضرت مریم صدیقہ کو جن کے ولیہ ہونے سے مصری صاحب کو انکار نہیں ہو سکتا مسیحؑ کی پیدائش کی بشارت ملی۔ جو کہ اعلےٰ درجہ کے روحانی انسان ثابت ہوئے۔ پس واقعات گواہ ہیں۔ کہ کسی نبی یا ولی کو کبھی خدا نے کسی لڑکے کی پیدائش کی بشارت نہیں دی۔ جو ناپاک ثابت ہوا ہو۔

عقل کی گواہی بھی اس امر کی تائید میں ہے کیونکہ کسی نبی اور ولی کے لئے کسی لڑکے کی پیدائش کو خدا کی طرف سے خوش خبری اسی صورت میں قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ اس کا صالح ہونا مقدر ہو۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان کردہ اصل کی تائید عقل و نقل و واقعات کی گواہی سے ثابت ہے۔

خدا تعالےٰ معاوضہ میں بہتر دیتا ہے

اس کے علاوہ مصری صاحب نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ بشیر اوؔل کے عوض جس لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی۔ اس کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں اب یہ امر تو بالکل روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ خدا کی طرف سے جب کوئی اچھی چیز واپس لی جائے گی۔ اور پھر اس کے عوض میں ایک چیز دینے کا وعدہ کیا جائے گا۔ تو وہ عوض میں ملنے والی چیز اگر پہلی چیز سے اچھی نہ ہو۔ تو کم از کم اس جیسی ضرور ہونی چاہیئے۔ ورنہ خدا کے اس فعل کی مثال ایسی ہی ہو گی۔ جیسے کوئی کسی سے کھرا روپیہ لے کر اسے کھوٹا دے دے۔ اور کہہ دے۔ کہ میں نے تمہیں تمہارے روپیہ کا عوض دے دیا ہے۔ پس جس طرح کھرے روپے کا عوض کھرا روپیہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اچھے بیٹے کے عوض میں اگر خدا کی طرف سے کوئی لڑکا دیا جائے گا۔ تو اسے اس پہلے لڑکے کا نعم البدل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مصری صاحب خود لکھتے ہیں۔

"اشتہار دہم جولائی میں جو ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ وہ بشیر اول کے علاوہ نہیں۔ بلکہ اسی کے عوض میں ایک لڑکے کے دیئے جانے کی خبر تھی اور یہ خبر اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور تعزیت اور تسلی کے تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ سنت ہے۔ کہ وہ ایسے موقعوں پر پیش از وقت ہی تعزیت اور تسلی کر دیا کرتا ہے"

شان مصلح موعود ص ۱۶۷

جب مصری صاحب کو یہ مسلم ہے کہ بشیر اول کے عوض لڑکا پیدا ہونے کی خبر بطور تعزیت اور تسلی تھی۔ جو خدا نے اپنی سنت کے مطابق دی۔ تو کیا مصری صاحب کے نزدیک خدا کی سنت جاریہ یہ ہے۔ کہ ایک پاک لڑکے کو وفات دے کر اس کے بعد معاذاللہ ناپاک لڑکا دے۔ اور اسے اس کا عوض قرار دے اور پھر اس بشارت کو اس نبی یا ولی کے لئے موجب تعزیت و تسلی ٹھہرائے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایک پاک لڑکے کی وفات پر اگر خدا کی طرف سے بطور تعزیت اور تسلی کسی لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی جائے گی۔ تو اس کا بھی پاک ہونا ضروری امر ہے۔

لہذا چونکہ خدا کی طرف سے اچھی چیز کے عوض میں ملنے والی چیز کے متعلق ہر عقل سلیم یہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہے۔ کہ وہ چیز اگر پہلی چیز سے اعلےٰ نہ ہو۔ تو اس کے مساوی ضرور ہونی چاہیئے۔ اس لئے ضروری تھا کہ بشیر اول کے عوض ہونے والا محمود۔ بشیر اول سے اگر زیادہ صفات عالیہ نہ رکھے۔ تو کم از کم انہی صفات میں ان کے مساوی ضرور ہو۔

بشیر اوّل کی الہامی صفات

اب میں بتاتا ہوں کہ بشیر اول کی صفات الہام نے کیا بیان کی ہیں۔ تا ان سے اس کے عوض ملنے والے لڑکے کی صفات کا اندازہ کیا جا سکے۔ سو بشیر اول کے متعلق الہام الٰہی کی گواہی حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یوں درج فرمائی ہے

"اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے"

(شان مصلح موعود ص ۲۳۶)

مصری صاحب کو یہ مسلم ہے کہ یہ بشیر اول کی صفات ہیں۔ اب بشیر اول کے عوض خدا کی طرف سے ملنے والا لڑکا کم از کم ان صفات کا ضرور حامل ہونا چاہیئے۔ جو بشیر اول کے متعلق الہام الٰہی نے بیان کی ہیں۔ یعنی اس دوسرے بشیر کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم بشیر اول کا بروز ہو۔ مصری صاحب اپنی کتاب کے ص ۱۹۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بشیر اول کی صفات وہ یقینی طور پر پاک۔ نور اللہ۔ ید اللہ۔ مقدس۔ بشیر۔ خدا با ماست شاہد۔ مبشر۔ نذیر۔ ید اللہ بجلال و جلال لکھنے کے بعد مصلح موعود کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ان تمام صفات کا مصداق ہونے کی وجہ سے حقیقی طور پر خدا کے الہام کے مطابق دوسرا بشیر یا بشیر ثانی ہو گا۔ اس لئے وہ بشیر اول کا کامل بروز ہونے کی وجہ سے مصلح موعود بھی ہو گا"

پس جب مصلح موعود کیلئے مصری صاحب کے نزدیک ضروری ہے کہ بشیر اول کا کامل بروز ہو۔ تو بشیر اول کے عوض ملنے والے دوسرے بشیر کی بشارت کا مصداق جس کے متعلق مصری صاحب کا خیال ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں ضروری ہے کہ بشیر اول کے کامل بروز ہوں۔ ورنہ ایسے لڑکے کو جو بشیر اول کا کامل بروز نہ ہو۔ بشیر اول کے عوض ملنے والا لڑکا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ چونکہ بشارت الہیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو بشیر اول کا عوض قرار دیکر دوسرے لفظوں میں اس کا کامل بروز ٹھہراتی ہے۔ اور بشیر اول کے کامل بروز کو مصری صاحب بھی مصلح موعود مانتے ہیں۔ لہذا اس جگہ عوض کا لفظ آپکی اس شان مصلحیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے

خدا کا محمود

علاوہ ازیں مصری صاحب کو یہ بھی مسلم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نام خدا کی طرف سے محمود رکھا گیا ہے۔ کیونکہ مصری صاحب کشف والے محمودؔ نامی لڑکے کی پیشگوئی کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اب یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی بشارت میں جب اس کی طرف سے کسی لڑکے کا نام تجویز کیا جائیگا۔ تو اس لڑکے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ان صفات کا بھی حامل ہو۔ جو اس میں مضمر ہیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک برے لڑکے کا اچھا نام رکھنا ایک مضحکہ خیز امر بن جاتا ہے۔ خدا کی طرف سے کسی نام کا رکھا جانا ماں باپ کی طرف سے نام رکھا جانے کی طرح نہیں۔

پس خدا کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام محمودؔ رکھا جانا خود اس بات کی دلیل ہے۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود اپنی تمام شان اور تمام کاموں میں خدا کے محمود ہیں۔ پس جسے خدا محمودؔ قرار دے۔ اسے مصری صاحب کا ناپاک قرار دینا اللہ تعالےٰ کے الہامات و کشوف کی سراسر ہتک ہے۔

اور یہ ایک ایسی راہ ہے۔ جو انہیں جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چلن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں! (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصری صاحب کا اندرونی خلجان

اس موقعہ پر مصری صاحب نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ "محمود دو ہیں ایک علم ہے یعنی ذاتی نام ہے اور یہی سبز اشتہار کے پر مذکور ہے اور دوسرا صفاتی نام ہے جو ص۱۷ و ص۲۱ اور سبز اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مذکور ہے" یہ تحریر ان کے اس اندرونی خلجان کا پتہ دے رہی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر اس پیشگوئی کو چسپاں کرنے کے بعد اندر ہی اندر ان کے دل میں پیدا ہو رہی ہے۔ وہ اپنے ضمیر کی ملامت سے بچنے کے لئے یہ حیلہ تراش رہے ہیں۔ کہ سبز اشتہار کے میں محمود نام کشف کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ذاتی نام ہے۔ اور مصلح موعود کا یہ صفاتی نام ہوگا مصری صاحب اس تقسیم کے متعلق اپنی کتاب میں ایک بھی دلیل پیش نہیں کر سکے اور نہ تا حین حیات اس امر کی کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس تقسیم میں سچے ہیں اور ان میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے تو وہ اپنے قول کا ثبوت پیش کریں۔ پس خدا کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا محمود نام جو رکھا گیا ہے۔ یہ آپ کی صفات عالیہ کی بنا پر ہی ہے جو آپ کی ذات ستودہ صفات میں پائی جاتی ہیں۔

مصری صاحب کی علمی ٹھوکر

مصری صاحب نے اس تقسیم میں ایک اور علمی ٹھوکر بھی کھائی ہے۔ انہوں نے ذاتی نام کو علم لکھا ہے۔ اور صفاتی نام کو علم سے علیحدہ قرار دیا ہے حالانکہ تمام علم دوست احباب جانتے ہیں۔ کہ خدا کی طرف سے یا بندوں کی طرف یا حکومت کی طرف جو صفاتی نام بطور لقب یا خطاب دیا جاتا ہے وہ علم ہی ہوتا ہے۔ نہ کہ غیر علم۔ اور صرفیوں نے خطاب۔ لقب۔ کنیت۔ تخلص اور عرف کو علم کی اقسام میں سے ہی قرار دیا ہے۔

پس خدا تعالےٰ کا کسی لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے اپنی بشارت میں اس کا نام بتانا خواہ وہی نام ماں باپ کی طرف سے بھی رکھا جانے کی وجہ سے ذاتی کہلاتے۔ بالضرور اپنے اندر یہ مفہوم مضمر رکھتا ہے کہ وہ لڑکا ان صفات کا حامل ہوگا جو اس نام کے حقیقی مصداق میں ہونی چاہئیں۔ دیکھئے خدا تعالےٰ نے زکریا علیہ السلام کو لڑکے کی بشارت دے کر فرمایا۔ انا نبشرك بغلام اسمه يحيىٰ کہ ہم تمہیں ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اب دیکھئے یحییٰ آپ کا ذاتی نام بھی ہے کیونکہ ماں باپ نے آپ کا یہ نام رکھا ہے۔ اور اس لحاظ سے صفاتی نام بھی ہے کہ خدا تعالےٰ نے بھی آپ کا یہ نام تجویز کیا۔ چنانچہ آپ ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی زندگی رکھنے والے تھے۔ روحانی زندگی ہی اصل زندگی ہے جس کی طرف اس نام میں اشارہ تھا۔

مسجد کی دیوار پر محمود کا نام

مصری صاحب کشف والی پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر چسپاں کرنے کے بعد ایک اور طرح سے اپنے موجودہ رویہ کے پیش نظر خدا تعالےٰ کے الزام کے نیچے ہیں۔ اور اس کی شدید گرفت میں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب ص۴۲ پر اس کشف کا ذکر بایں الفاظ فرمایا ہے۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ "محمود"۔

مصری صاحب اس کشف کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرتے ہیں۔ اب اس تحریر سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس محمود کا نام مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دیکھا مسجد ایک پاکیزہ اور مقدس مقام ہوتا ہے۔ کشف میں اس پاکیزہ اور مقدس مقام پر آپ کا نام محمود لکھا ہوا دکھایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ محمود ایک پاک اور مقدس مقام اور مرتبہ رکھنے کی وجہ سے محمود کہلائے گا۔ علاوہ ازیں مسجد کا لفظ جماعت کی طرف بھی مشیر ہے۔ کیونکہ مسجد وہ مقام ہے جہاں پانچ وقت باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ پس مسجد کی دیوار پر آپ کا نام لکھا ہوا دکھایا جانا اس بات کی طرف بھی مشیر ہے۔ کہ یہ مقدس محمود ایک مقدس جماعت کا امام ہوگا۔ اور جس طرح خدا تعالےٰ نے خود کشف میں مسجد کی دیوار پر اس کا نام محمود دکھایا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ خود اسے ایک مقدس جماعت کا امام بنائے گا۔ اگر اس کشف کی یہ تعبیر تسلیم نہ کی جائے۔ تو مصری صاحب اس کشف کی اور کیا تعبیر کر سکتے ہیں۔ یہ تو وہ تعبیر ہے جس کے واقعات بھی گواہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے بالآخر آپ کو مسجد یعنی ایک مقدس جماعت کے افراد میں خلافت کی ایک نمایاں حیثیت عطا فرمائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مومن ایک ایسی عمارت کی طرح ہیں۔ جس کی ایک اینٹ دوسری "اینٹ" کو مضبوط کرتی ہے۔ اس صورت میں ہر مومن کو اینٹ قرار دے کر دیوار کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ اس طرح کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مومنوں کی جماعت مسجد کی صورت میں اور اسکی دیوار کی صورت میں دکھائی گئی۔ اور اس دیوار کی ایک اینٹ کو نمایاں حیثیت دے کر خلافت کا مقام محمود عطا فرمایا۔ اور مصری صاحب جیسی کرم زدہ اینٹ کو اس دیوار سے باہر نکال کر پھینک دیا۔ تا وہ دوسری اینٹوں کو بھی کرم زدہ نہ بنائے۔

پس یہ کشف بھی اس امر کی ایک روشن دلیل ہے۔ کہ مصری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات پر جو اتہامات لگا رہے ہیں۔ ان کی مدافعت کے لئے خدا تعالےٰ نے پہلے سے ہی سامان مہیا کر دیا ہوا ہے۔ اور اب مصری صاحب سے یہ اقرار کرا کر کہ اس کشف والی پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں المرء یؤخذ باقرارہ کے ماتحت ان پر عجیب طریق سے اتمام حجت کر دیا ہے۔

خاکسار:- قاضی محمد نذیر لائلپوری

اسلحہ آتشیں کے لائسنس کی فیس

اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا نوٹیفکیشن نمبر ۲۱/۵/۳۷ مورخہ ۲۲ فروری اب یہ بات لازمی قرار دیتا ہے کہ اسلحہ آتشیں رکھنے کے لائسنس یا لائسنس کی تجدید کے لئے جو درخواستیں دی جائیں۔ ان کے متعلق ہر قسم کی فیس اور دیگر مواجب صرف نقدی کی صورت میں ہی دیئے جانے چاہئیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ انڈین آرمز رولز رقانون اسلحہ آتشیں) مجریہ ۱۹۲۴ء کی دفعہ ۴۸ کے ماتحت درخواست کنندہ کی مرضی پر منحصر تھا کہ وہ ایسے مواجب نقدی کی صورت میں دے یا نان جوڈیشل ٹکٹوں کی شکل میں یہ اختیار اب محولہ بالا نوٹیفکیشن کے ذریعے واپس لے لیا گیا ہے

نورین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریاں و بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر سٹی

سول ایجنسی برائے قادیان:- میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

پنجاب کی رفتار صحت اور شرح پیدائش

حکومت پنجاب کے محکمہ پبلک ہیلتھ اینڈ منسٹریشن کی رپورٹ بابت ۳۸-۱۹۳۷ء حال میں شائع ہوئی ہے۔ جس کے بعض کوائف احباب کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔ اس سال پنجاب کی آبادی میں پانچ لاکھ سے زیادہ افراد کا اضافہ ہوا۔ گویا شرح پیدائش فی میل ۸ء۴۱ ہے۔ جو ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ حکومت کے جو محکمے پنجاب میں زندگی کا معیار بلند کرنے اور اقتصادی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ وہ آبادی کی اس بڑھتی ہوئی رفتار سے پریشان ہو رہے ہیں۔ رپورٹ میں اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اگر قدرتاً شرح پیدائش میں کمی نہ ہوئی۔ یا صوبہ کی پیداوار میں اتنا اضافہ نہ ہوا جس سے توازن برابر ہو جائے۔ تو ایسی صورت حالات رونما ہو جانی ممکن ہے۔ کہ اس شرح میں کمی کے لئے بعض دیگر وسائل کا اختیار کرنا لازمی ہو جائے۔

گو اسوقت برتھ کنٹرول کی تحریک کا صوبہ میں کامیاب ہونا محال ہے۔ لیکن اگر مشکلات بڑھ گئیں۔ تو اس کے لئے مناسب پروپیگنڈا کرنا پڑے گا۔ رپورٹ میں یہ بھی درج ہے۔ کہ صحت کے لحاظ سے یہ سال نہایت اچھا رہا۔ ۱۸۹۶ء کے بعد یہ پہلا سال ہے جس میں طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ ہیضہ نے بھی اس سال وبائی صورت اختیار نہیں کی۔ اور صرف ۱۴۸ کیس ہوئے جن میں سے ۱۰۵ مہلک ثابت ہوئے۔ البتہ چیچک کا زور اس سال ہوا۔ اور ۱۰۰۴۸ وارداتوں میں سے ۳۹۹۱ اموات ہو گئیں۔ اعداد و شمار سے ثابت ہے۔ کہ پنجاب میں یہ مرض ہر پانچ سال کے بعد شدید حملہ کرتا ہے۔ اور یہ سال پانچواں تھا۔ اس لئے یہ حملہ غیر متوقع نہ تھا۔ اس سال سب سے زیادہ اموات ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی ہوئیں۔ اور کل پیدا شدہ بچوں کی ایک تہائی ایک سال کے اندر اندر مر گئی تھا۔ پانچ سال کی عمر تک کے بچوں میں سے نصف ہلاک ہو گئے۔ بچوں کی اس ہولناک ہلاکت کی بڑی وجوہ زچہ اور بچہ کی ناقص غذا اور طبی اصول سے ناواقفیت ہے۔ مرنے والے بچوں کی ایک معقول تعداد مرض "سوکھا" کا شکار ہوئی۔ جو براہ راست ناقص غذا کا نتیجہ ہے۔ حسب معمول اس سال بھی پنجاب میں مردوں کی نسبت عورتوں کی شرح پیدائش کم اور شرح اموات زیادہ رہی۔

سیلون گورنمنٹ اور ہندوستانی

قارئین کو معلوم ہے۔ کہ سیلون گورنمنٹ نے اپنے ہاں مقیم ہندوستانیوں کے اخراج کا قانون پاس کر دیا ہے۔ اور یہ حکم چونکہ ہندوستانیوں کے لئے سخت نقصان کا موجب ہے اس لئے حکومت ہند کے علاوہ کانگرس بھی اس کی تنسیخ کے لئے کوشاں ہے۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو بذریعہ ہوائی جہاز وہاں پہنچ چکے ہیں۔ کولمبو سے ۱۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ آج آپ نے سٹیٹ کونسل کے وزراء سے ملاقات کی۔ اور اس موضوع پر دو گھنٹے ان سے گفتگو کرتے رہے۔ وزراء نے دوران گفتگو میں اس بات کو بالوضاحت بیان کیا۔ کہ یہ فیصلہ کسی تعصب کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس کی بناء اہل سیلون کی بڑھتی ہوئی بیکاری اور بے روزگاری ہے۔ پنڈت جی نے سیلون کے ہندوستانیوں کو باہم اتفاق و اتحاد سے رہنے کی اپیل کی اور کہا۔ کہ ہندوستان ایسا بڑا ملک لنکا کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کرنا نہیں چاہتا۔ گو یہاں ہندوستانیوں کو بے حد تکلیف ہے۔ مگر ان تکالیف کو دوستانہ گفت و شنید کے ذریعہ ہی طے کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ہندوستان اور سیلون کے مابین بمقام شملہ ایک تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید زیر تجویز تھی۔ حکومت ہند نے سیلون گورنمنٹ کو مشورہ دیا تھا۔ کہ ہندوستانیوں کے وہاں سے اخراج کے معاملہ کو اس گفت و شنید کے اختتام تک ملتوی رکھے۔ لیکن اس نے اس مشورہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اب شملہ سے ۱۷ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ یہ گفت و شنید بھی غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ حکومت ہند کا خیال ہے۔ کہ سیلون گورنمنٹ کے اس یکطرفہ فیصلہ کے بعد اس سے کوئی مفید نتیجہ مرتب نہیں ہو سکتا۔ اگر اس گفتگو کے نتیجہ میں سیلون گورنمنٹ اپنے رویہ میں اصلاح پر آمادہ بھی ہو گئی۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اسوقت تک ہندوستانی تو وہاں سے نکالے جا چکے ہوں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سیلون اور باشندگان سیلون میں سے کوئی بھی ہندوستانیوں کے بارہ میں نرمی کا سلوک کرنے کا حامی نہیں۔ ابھی تک حکومت ہند کی طرف سے کوئی سرکاری بیان اس سلسلہ میں جاری نہیں ہوا۔

برما اور ہندوستان کی سرحد کی حفاظت

یہ خبر پہلے شائع کی جا چکی ہے۔ کہ حکومت ہند نے حکومت آسام کو ایک سڑک کی تعمیر کی ہدایت کی ہے۔ جو برما کو ہندوستان سے ملا دے گی۔ اور جس پر ایک کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ شیلانگ سے ۱۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ جنگ کا محاذ روز بروز مغربی چین کی طرف تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس لئے حکومت ہند برما کو غیر ملکی حملہ سے محفوظ کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور یہ سڑک کی تعمیر بھی اسی سلسلہ میں ہے۔ اسوقت برما اور آسام کے درمیان تین بڑے بڑے رستے ہیں۔ جن میں سے ایک وہ ہے۔ جو سدیا کی سرحد سے شروع ہو کر ریا کی طرف ہوتا ہوا۔ تبت چین۔ برما اور ہندوستان کی متحدہ سرحد سے جا ملتا ہے۔ اور یہی ایک رستہ ہے جس سے ہو کر کوئی غیر ملکی لشکر برما اور پھر ہندوستان پر حملہ کر سکتا ہے اور اسی رستہ کو سڑک میں تبدیل کر دینے کی تجویز ہے۔ ضلع سدیا میں حکومت ہند کی طرف سے زبردست فوج رکھی جاتی ہے۔ برما کے گورنر سرا کوچرین بھی ان دنوں شملہ میں مقیم ہیں۔ اور سرحدی دفاع کے موضوع پر ذمہ دار احکام سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بہت سے فوجی افسر بھی یہاں جمع ہیں۔ گورنر برما اسی مسئلہ کے متعلق تفاصیل طے کرنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو گئے ہیں۔

گذشتہ دنوں سنگاپور میں مختلف فوجی افسروں کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں بھی یہ سوال زیر غور آیا تھا۔ اور اس کی قرارداد کی روشنی میں ہی موجودہ کانفرنس کسی فیصلہ پر پہنچ سکے گی۔ لیکن اس کانفرنس کے متعلق کسی سرکاری اعلان کی اشاعت کی توقع نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست دھامی میں رعایا پر فائرنگ

شملہ سے ۱۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ وہاں سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ایک پہاڑی ریاست دھامی میں سیاسی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ ایک پبلک جلسہ میں لوگوں نے مطالبہ کیا۔ کہ ریاست میں ذمہ وارانہ حکومت قائم کی جائے۔ مالیہ اراضی میں پچاس فیصدی کمی کی جائے۔ پرجا منڈل کو تسلیم کیا جائے۔ اور آزادی تقریر کا حق دیا جائے۔ جلسہ کے بعد ایک چٹھی مہاراجہ صاحب کو ان مطالبات پر مشتمل لکھی گئی۔ اور ساتھ ہی نوٹس دے دیا گیا۔ کہ اگر آج ہی شام تک اس کا تسلی بخش جواب نہ آیا۔ تو ایک وفد مہاراجہ صاحب سے ملنے کے لئے روانہ ہوگا۔ اور چونکہ کوئی جواب نہ آیا۔ اس لئے ایک وفد جانے کے لئے ملیا ہوا جس کے ساتھ ایک بڑا ہجوم تھا جب وہ دارالسلطنت کے قریب پہنچا۔ تو حکام کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ وہ حدود شہر میں داخل نہ ہوں۔ ورنہ اس مجمع کو خلاف قانون قرار دیدیا جائیگا۔ لیکن لوگوں نے اس انتباہ کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور برابر بڑھنے لگے۔ اور معمولی مزاحمت کے بعد ریاستی پولیس نے ان پر گولی چلا دی۔ جس سے چار آدمی فوراً ہلاک ہو گئے اور چھ زخمی پولیٹیکل ایجنٹ طبی امداد کے ساتھ فوراً وہاں پہنچ گئے۔ اور حکام واقعات کی تحقیقات کر رہے ہیں۔